احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 22 اکتوبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 22 اکتوبر 2001ء 4 شعبان 1422 ہجری - 22 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 241

ذوالبجادین

حضرت عبداللہؓ نے اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے ان کے تمام کپڑے اتروا لئے - وہ اپنی ماں کے پاس گئے تو اس نے انہیں ایک چادر دی - انہوں نے اس کے دو ٹکڑے کر لئے ایک تہمد بنا لیا اور ایک بطور قمیص بنا لیا - اور پھر خوش خوش رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے - ان دو چادروں کی وجہ سے رسول اللہؐ نے انہیں ذوالبجادین کا خطاب دیا -

(اسد الغابہ جلد3 ص 122 - مکتبہ اسلامیہ طہران)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان جس لذت کا خود گرفتہ اور عادی ہو جب وہ اس سے چھڑائی جائے تو وہ ایک دکھ اور درد محسوس کرتا ہے اور یہی جہنم ہے پس جبکہ ساری لذتیں دنیا کی چیزوں میں محسوس کرنے والا ہو تو ایک دن یہ ساری لذتیں تو چھوڑنی پڑیں گی پھر وہ سیدھا جہنم میں جائے گا - لیکن جس شخص کی ساری خوشیاں اور لذتیں خدا میں ہیں اس کو کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہیں ہو سکتی وہ اس دنیا کو چھوڑتا ہے تو سیدھا بہشت میں ہوتا ہے -

(ملفوظات جلد دوم ص 614)

اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آ جاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جائے دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے - باقی تمام جوارح آنکھ ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں - مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے اس وقت تک اپنے آپ کو (فرمانبردار) نہیں سمجھنا چاہئے جب تک دل (فرمانبردار) نہ ہو جاوے جب تک وہ لہو ولعب سے لذت حاصل کرتا ہے اس کے (فرمانبردار) ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا ہے اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہیں جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا ہوں - بلکہ اور ہو گیا ہوں پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے جیسے کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے یہ ہے اصل جڑھ ایمان کی - مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائم مقام نہیں ہوتے اس لئے جو یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گزشتہ زندگی پر حسرت وافسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی کیوں پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ آئی -

(ملفوظات جلد دوم ص 615)

ایک ضروری ہدایت

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک ضروری ہدایت فرمائی تھی وہ ان دنوں خصوصی توجہ کی مستحق ہے -

فرمایا

"تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے (روپیہ کی) فوری ضرورت ہے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکرٹری (جو آجکل وکیل المال اول کہلاتا ہے - ناقل) کے نام بھجواتے رہیں -"

(کتاب مالی قربانیاں ص 43)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے - ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے - اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے - اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے -

مخیر احباب کی خدمت میں درد مندانہ درخواست ہے - کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں - اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں - امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے - جزاکم اللہ احسن الجزا -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

1

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

اپنے رب کی طرف بلا

(اور اے رسول) تو (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلا- اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو- ان سے (ان کے اختلافات کے متعلق) بحث کر- تیرا رب ان کو (بھی) جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہوں- (سب سے) بہتر جانتا ہے اور ان کو بھی جو ہدایت پاتے ہیں-

(النحل-126)

اقرباء کی دعوت

نبوت کے ابتدائی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ ایک دعوت کا انتظام کرو اور اس میں بنوعبدالمطلب کو بلاؤ- تا کہ اس ذریعہ سے ان تک پیغام حق پہنچایا جاوے- چنانچہ حضرت علیؓ نے دعوت کا انتظام کیا- اور آپؐ نے اپنے سب قریبی رشتہ داروں کو جو اس وقت کم وبیش چالیس نفوس تھے اس دعوت میں بلایا- جب وہ کھانا کھا چکے تب آپؐ نے کچھ تقریر شروع کرنی چاہی مگر بد بخت ابولہب نے کچھ ایسی بات کہہ دی جس سے سب لوگ منتشر ہو گئے- اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ "یہ موقعہ تو جاتا رہا- اب پھر دعوت کا انتظام کرو"- چنانچہ آپؐ کے رشتہ دار پھر جمع ہوئے- اور آپؐ نے انہیں یوں مخاطب کیا کہ "اے بنو عبدالمطلب! دیکھو میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اچھی بات کوئی شخص اپنے قبیلہ کی طرف نہیں لایا- میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں- اگر تم میری بات مانو تو تم دین و دنیا کی بہترین نعمتوں کے وارث بنو گے- اب بتاؤ اس کام میں میرا کون مددگار ہو گا؟" سب خاموش تھے اور ہر طرف مجلس میں ایک سناٹا تھا کہ یکلخت ایک طرف سے ایک تیرہ سال کا دبلا پتلا بچہ جس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اٹھا اور یوں گویا ہوا- "گو میں سب سے کمزور ہوں اور سب میں چھوٹا ہوں مگر میں آپ کا ساتھ دوں گا"- یہ حضرت علیؓ کی آواز تھی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے یہ الفاظ سنے تو اپنے رشتہ داروں کی طرف دیکھ کر فرمایا "اگر تم جانو تو اس بچے کی بات سنو اور اسے مانو"- حاضرین نے یہ نظارہ دیکھا تو بجائے عبرت حاصل کرنے کے سب کھل کھلا کر ہنس پڑے اور ابولہب اپنے بڑے بھائی ابوطالب سے کہنے لگا- "لواب محمد تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنے بیٹے کی پیروی اختیار کرو"- اور پھر یہ لوگ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزوری پر ہنسی اڑاتے ہوئے رخصت ہو گئے-

(تاریخ طبری جلد 2 ص 63 مطبع استقامہ قاہرہ- 1939ء)

مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کے لئے تڑپ اور بے قراری

ایک دفعہ مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی نے جو کہ عالم جوانی سے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے ہیں- بیان کیا کہ میں حضرت مسیح موعود کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا- ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بے قراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں- جیسے ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے- میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا- اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا- یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کی وہ حالت جاتی رہی- صبح میں نے اس واقعہ کا حضور سے ذکر کیا- کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے- کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی- یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا "میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں دین کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں دین پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ (دین) ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے-

(سیرۃ المہدی جلد سوم ص 29 روایت نمبر 516)

سخت بیماری کے باوجود دعوت الی اللہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد سعادت میں جب میں لاہور میں مقیم تھا تو حضور کی طرف سے مجھے ارشاد ملا کہ آپ فوراً زیرہ پہنچیں- وہاں کے احمدیوں نے درخواست کی ہے اور آپ کو بلایا ہے جب یہ حکم پہنچا تو میں اسہال کی وجہ سے سخت بیمار اور بہت کمزور تھا- گھر والوں نے بھی کہا کہ آپ زیادہ بیمار ہیں- اس حالت میں سفر خطرناک ہے- لیکن میں نے تعمیل ارشاد میں توقف کرنا مناسب نہ سمجھا اور سفر پر روانہ ہو گیا-

(حیات قدسی- حصہ چہارم ص 58-59)

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے اور اسی میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے- انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے- نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں اور جیسے جیسے انسان نماز میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف فلاح کی مزید کنجیاں عطا ہوتی رہتی ہیں- میں نے عمداً لفظ کنجی استعمال نہیں کیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ نماز کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انسان کو نئے امور کا فہم عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور نئے مضامین اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں............

جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلا پیدا ہو گئی ہے- ایک آواز پر لبیک کہنے کیلئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں اور جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ جماعت اس آواز پر لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے- لیکن یہ اخلاص فی ذاتہ کچھ چیز نہیں اگر اس اخلاص کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے- یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے- اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی طرح کی شکل اختیار کر سکتا ہے- بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں- بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں ٹھہر جانے والی نہیں- عبادت کسی موسمی کیفیت کا نام نہیں عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے- عبادت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں- کئی قسم کے زندہ رہنے کیلئے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے وہ ایسا مستقل، دائمی، لازمی اور ہر لحہ جاری رہنے والا رشتہ ہے کہ اور کسی چیز کا نہیں- پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے- یہ عبادت ذکر الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم نماز ہے، کم سے کم ذکر الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا- اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں-

میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس وقت اس مجلس میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں مگر میں حال کے موجودہ دور کی بات نہیں کر رہا ہوں میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں- وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی- اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا- اس لئے بالعموم ہر فرد بشر، ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں، ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں- یہ بھی معلوم کریں کہ وہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے اتار پھینکا جا سکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں- اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے-

(الفضل 22 جون 1998ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

ہم نے تجھے تمام دنیاؤں کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں رحمت کے چند پہلو

دوستوں کے لئے رحمت۔ ہمراہیوں کا خیال۔ غریبوں اور کمزوروں پر شفقت

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

دوستوں کے لئے رحمت

رحمت کے نظارے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ چھڑاتا حضورؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ یہی استقبال کے وقت ہوتا۔ محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس آیا اور حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور حضورؐ نے میرا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک میں نے خود حضورؐ کا ہاتھ نہ چھوڑا۔

(مجمع الزوائد ہیثمی جلد 9 ص 16 باب حسن خلقہ)

اس ملاقات کے کیا کہنے

ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے کہا کہ میں آپ سے آنحضرت ﷺ کی باتوں میں سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ ابوذرؓ نے جواب دیا تو پھر پوچھو میں بتاؤں گا سوائے اس کے کہ وہ کوئی راز کی بات ہو۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ راز کی تو کوئی بات نہیں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ صحابہؓ جب رسول کریم ﷺ سے ملتے تھے تو کیا حضورؐ آپ سے مصافحہ کیا کرتے تھے تو ابوذرؓ نے فرمایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں حضورؐ سے ملا ہوں اور حضورؐ نے مجھ سے از خود مصافحہ نہ کیا ہو بلکہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے گھر سے بلا بھیجا اور میں گھر میں موجود نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے اطلاع ملی کہ حضورؐ نے مجھے بلایا تھا۔ یہ سن کر میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اپنے تخت پوش پر تشریف فرما تھے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور میرے ساتھ معانقہ کیا۔ ابوذرؓ یہ بتانے کے بعد کہنے لگے فکانت تلک اجود واجود یعنی کیا کہنے اس ملاقات کے! بس کچھ نہ پوچھو! اس ملاقات میں ایسی عنایت ہوئی کہ یہ دوسری سب ملاقاتوں سے بڑھ گئی۔

(بخاری کتاب الادب باب فی المعانقۃ)

رقّت قلب

مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک بڑے صاحب اثر اور امیر خاندان کے نوجوان تھے جو ابتدائی زمانہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مسلمان ہونے سے پہلے بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتے اور بہت عمدہ لباس پہنا کرتے تھے مسلمان ہوئے تو ان کو ان کے اموال سے محروم کر دیا گیا۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ ہم آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعبؓ بن عمیر سامنے سے ہماری طرف آتے ہوئے دکھائی دئے۔ اس وقت سوائے ایک چادر کے جو اس قدر پھٹی ہوئی تھی کہ اس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے ان کے تن پر اور کوئی لباس نہیں تھا۔ آنحضرت ﷺ کی نگاہ ان کی طرف اٹھی خیال آیا کہ کبھی یہ شخص بہ وقت امیرانہ لباس میں ملبوس رہتا تھا اور آج اس کی یہ حالت ہے اور بے اختیار حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

(کنزالعمال جلد 7 ص 86)

قحط دور ہو گیا

ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا، ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہو کر نہایت لجاجت سے باران رحمت کے نزول کی دعا کے لئے عرض کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے اور آپؐ دعا کریں کہ خدا بارش دے۔ رسول کریمؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھایا اور یہ دعا کی اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پہ بارش برسا حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ اس وقت ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا اور مطلع بالکل صاف تھا اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی جو وسط آسمان میں آ کر پھیلی۔ پھر برسی اور خوب برسی یہاں تک کہ ایک ہفتہ تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی اگلے خطبہ جمعہ کے دوران پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! اب تو بارش کی کثرت سے مال مویشی مرنے لگے ہیں۔ اور رستے ٹوٹ رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اب بارش تھم جائے رسول کریمؐ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے ارد گرد لے جا۔ ان کو ہم پہ نہ برسا، پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر لے جا تب اسی وقت بارش تھم گئی اور ہم جمعہ کے بعد باہر نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔

(بخاری ابواب الاستسقاء)

غفور خدا کا مظہر اتم

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو ایک مہم پر روانہ کیا اور فرمایا تم (تینوں) ابھی نکل جاؤ اور جب تم روضہ خاخ نامی مقام پر پہنچو تو تمہیں وہاں اونٹ پر سوار ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے اس سے وہ خط تم نے حاصل کرنا ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم تینوں اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے حضورؐ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل پڑے یہاں تک کہ ہم روضہ پہنچ گئے اور ہم اونٹ پر سوار عورت کو جا ملے ہم نے اسے کہا کہ خط نکالو وہ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے اسے کہا کہ دیکھو خط نکالو ورنہ اگر ہمیں تمہارے کپڑے بھی اتارنے پڑے تو ہم اتار دیں گے (اور خط لے لیں گے) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس نے ہماری یہ بات سن کر چپکے سے خط اپنے بالوں کے جوڑے سے نکال دیا پھر ہم وہ خط لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ کے بعض مشرکوں کی طرف لکھا تھا اور اس میں حضورؐ کے بعض معاملات کی اطلاع انہیں دی تھی (فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے اشارۃً قریش کو اس خط میں اطلاع دی تھی کہ حضورؐ مکہ کی طرف کوچ کر رہے ہیں)

یہ خط پا کر حضورؐ نے حاطب سے کہا کہ حاطب یہ کیا معاملہ ہے۔ انہوں نے حضورؐ کو جواب دیا کہ حضورؐ میرے معاملہ میں جلدی نہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش (مکہ) کا حلیف ہوں اور اس کے قبیلہ میں سے نہیں ہوں اور حضورؐ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی رشتہ داریاں قریش میں ہیں اور وہ ان کے بال بچوں اور ان کے اموال کی حفاظت کریں گے۔ میں نے سوچا اور یہ بات مجھے اچھی لگی کہ جب کہ نسب کے لحاظ سے میرا قریش سے کوئی تعلق نہیں تو انہیں یہ اطلاع دے کر ان پر اپنا احسان رکھوں تا کہ (اس احسان کے بدلہ میں) وہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھیں اور انہوں نے عرض کیا کہ حضورؐ میں نے یہ کام اس لئے نہیں کیا کہ میں اپنے دین (یعنی اسلام) سے مرتد ہو گیا ہوں اور نہ ہی یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ میں اسلام کو چھوڑ کر کفر کو پسند کرتا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس نے یعنی حاطب نے تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے جواب دیا کہ یہ تو بدر کی جنگ میں شامل تھا اور اللہ

بدر میں شامل ہونے والوں کے دل کو خوب جانتا تھا (یعنی وہ کس طرح تقویٰ اور نیکی پر قائم ہیں) تبھی تو اس نے ان کو فرمایا تم جو چاہو کرو میں تمہیں معاف کر چکا ہوں۔
(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح)

نظر شفقت

جنگ تبوک میں کچھ صحابہ اپنے تساہل کی وجہ سے جنگ سے پیچھے رہ گئے۔ ان میں سے ایک کعبؓ بن مالک بھی تھے۔ حضورؐ نے ان کو مقاطعہ کی سزا دی۔ وہ کہتے ہیں میں مسجد میں جاتا۔ حضورؐ مسجد میں تشریف فرما ہوتے میں سلام عرض کرتا اور جا کر نفل شروع کر دیتا اور میں دیکھتا حضورؐ نظر شفقت سے مجھے دیکھ رہے ہیں جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو میرے چہرے سے نظر ہٹا لیتے۔
(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

ہمراہیوں کا خیال

مشکلات میں شراکت

آنحضرت ﷺ سفر میں اپنے ہمراہیوں اور ساتھیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے آپ کو ان پر کوئی ترجیح نہ دیتے اور ان کے ساتھ مل کر مشکلات برداشت فرماتے۔

آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے مدینہ سے نکلے تو سواریاں بہت کم تھیں تین تین آدمیوں کے حصے ایک ایک اونٹ آیا۔ آنحضرت ﷺ خود بھی اس تقسیم میں شامل تھے اور آپؐ کے حصہ میں جو اونٹ آیا اس میں آپؐ کے ساتھ حضرت علیؓ اور حضرت ابو لبابہؓ بھی شریک تھے اور سب باری باری سوار ہوئے۔ جب رسول کریم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں جانثار عرض کرتے یارسول اللہ ﷺ آپ سوار رہیں ہم پیدل چلیں گے مگر آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ پیدل چلنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ میں تم دونوں سے زیادہ ثواب سے مستغنی ہوں۔
(مسند احمد جلد1 صفحہ411 المکتب الاسلامی للطباعہ والنشر بیروت)

غلام سوار آقا پیدل

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک مرتبہ سفر میں حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور نے اپنی سواری بٹھادی اور اتر کر فرمایا اب تم سوار ہو جاؤ۔ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں آپ کی سواری پر سوار ہو جاؤں اور آپ پیدل چلیں۔ حضور ﷺ نے پھر وہی ارشاد فرمایا اور غلام کی طرف سے وہی جواب تھا۔ حضور ﷺ نے پھر اصرار فرمایا تو اطاعت کے خیال سے سواری پر سوار ہو گئے اور حضور ﷺ نے سواری کی باگ پکڑ کر اس کو چلانا شروع کر دیا۔
(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیر الصحابہ جلد2 صفحہ216 از شاہ معین الدین احمد ندوی ادارہ اسلامیات لاہور)

واپس چلے جاؤ

حضور ﷺ ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب حضور ﷺ واپس ہونے لگے تو حضرت سعد نے اپنے بیٹے قیس سے کہا کہ وہ حضور کی سواری کے ساتھ جائیں۔ جب چلنے لگے تو حضورؐ نے حضرت قیس سے فرمایا تم بھی سوار ہو جاؤ۔ انہوں نے بے ادبی کے لحاظ سے ہچکچاہٹ ظاہر کی تو حضورؐ نے فرمایا تو سوار ہو جاؤ یا پھر واپس گھر چلے جاؤ۔ کیونکہ حضورؐ کو ان کا پیدل ساتھ ساتھ چلنا تکلیف دے رہا تھا۔ مگر حضرت قیسؓ نے ساتھ سوار ہونے کی جرأت نہ کی اور واپس چلے گئے۔
(ابوداؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل)

سوار ہو جاؤ

حضور ﷺ ایک دفعہ گدھے پر سوار ہو کر قبا کی طرف جانے لگے۔ ابوہریرہ ساتھ تھے۔ حضور نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں بھی سوار کر لوں انہوں نے عرض کیا جیسے حضور کی مرضی تو فرمایا آؤ تم بھی سوار ہو جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ نے سوار ہونے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے اور گرتے گرتے حضور کو پکڑ لیا اور حضور کو ساتھ لے کر گر پڑے۔

حضور پھر سوار ہوئے اور ابوہریرہ کو سوار ہونے کی دعوت دی مگر وہ دوسری دفعہ بھی حضور کو لے کر گر پڑے۔ حضور پھر سوار ہوئے اور ابوہریرہ سے پوچھا کیا تمہیں بھی سوار کر لوں تو کہنے لگے اب میں آپ کو تیسری دفعہ نہیں گرانا چاہتا۔
(المواہب اللدنیہ۔ زرقانی جلد4 ص265 دار المعرفہ بیروت)

یہ واقعہ حضورؐ کی صحابہ سے بے تکلفی بشاشت اور لطیف حس مزاح کا بہترین نمونہ ہے۔

یہ اونٹ تیرا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ میں ایک اڑیل اونٹ پر سوار تھا جو میرے والد حضرت عمرؓ کی ملکیت تھا اور میرے قابو میں نہیں آرہا تھا۔ وہ بار بار سارے قافلہ سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمرؓ ناراض ہوتے اور اس کو پیچھے کرتے۔ جب حضور ﷺ نے ابن عمر کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ مجھے بیچ دو انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں تو بغیر قیمت کے ہی پیش کر دیتا ہوں۔ مگر حضور نے باصرار ان سے اونٹ خرید لیا اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔ اے ابن عمر اب یہ اونٹ تیرا ہے اس کے ساتھ جو چاہے کر۔
(بخاری کتاب البیوع باب اذا اشتری بعیراً)

دونوں لے جاؤ

حضرت جابرؓ بن عبداللہ ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا اونٹ بہت ست تھا۔ وہ تھک گیا اور حضرت جابرؓ لشکر میں سب سے آخر پر رہ گئے۔ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پیچھے رہنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اونٹ کی سستی کا ذکر کیا۔ حضورؐ اپنی سواری سے اترے۔ حضرت جابر سے چھڑی لی اور ان کے اونٹ کو ٹہوکا دیا تو وہ تیز دوڑنے لگا اور سب سے آگے نکل گیا۔ پھر حضور نے وہ اونٹ حضرت جابرؓ سے اس شرط پر خرید لیا کہ مدینہ پہنچ کر وہ اسے حضورؐ کے حوالے کر دیں گے۔ مدینہ پہنچ کر حضورؐ نے حضرت جابرؓ کو قیمت ادا کی۔ پھر اونٹ بھی ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا اونٹ اور اس کی قیمت دونوں لے جاؤ۔
(بخاری کتاب البیوع باب شری الدواب)

غریبوں اور کمزوروں سے حسن سلوک

اف تک نہیں کہا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھے مدینہ میں دس سال حضورؐ کی خدمت کی توفیق ملی۔ جب میں حضورؐ کی خدمت میں آیا میں بچہ تھا اور میری ہر بات ایسی نہیں ہوتی تھی جیسے میرے صاحب یعنی آنحضرت ﷺ چاہتے تھے کہ ہو لیکن حضورؐ نے مجھے ایسی باتوں میں کبھی اف تک نہیں کہا اور مجھے کبھی نہیں کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا نہ یہ کبھی کہا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔

عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ حسن اخلاق میں آنحضرت ﷺ تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ ایک دن تو ایسا ہوا کہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کو جانے کے لئے کہا تو میں نے صاف جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا حالانکہ میرے دل میں یہی تھا کہ میں وہ کام کر آؤں گا جو حضورؐ نے مجھے کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھر سے باہر آیا (اور حضورؐ کے کام کیلئے چل پڑا) لیکن راستہ میں بازار میں میرا گزر کچھ بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے (میں بھی ان کے ساتھ کھیلنے لگا) اچانک وہاں حضورؐ تشریف لے آئے اور میری گدی کو پیچھے سے پکڑا میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا حضورؐ مسکرا رہے تھے۔ پھر مجھے فرمایا انیس (پیار سے نام لیا ہے) جہاں کام کے لئے بھیجا تھا وہاں چلے جاؤنا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضورؐ جاتا ہوں۔
(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم)

مجبوروں کا لحاظ

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ (سفر کے دوران ایک دفعہ) حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو۔ (کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے بلکہ بیماری یا کوئی اور) حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے۔
(بخاری کتاب المغازی)

بہتر بات اختیار کرتا ہوں

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ ہم چند آدمی جو اشعری قبیلہ کے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپؐ سے سواری مانگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ سواری نہیں ہے میں نہیں دے سکتا۔ ہم نے پھر عرض کیا کہ ہمیں سواری دی جاوے تو آپؐ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہ دیں گے پھر کچھ زیادہ دیر نہ لگی تھی کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے پس آپؐ نے حکم دیا کہ ہمیں پانچ اونٹ دیئے جاویں۔ پس جب ہم نے وہ اونٹ لے لئے ہم نے آپس میں کہا ہم نے تو آنحضرت ﷺ کو دھوکہ دیا ہے اور آپؐ کو آپکی قسم یاد نہیں دلائی ہم اس کے بعد کبھی مظفر و منصور نہ ہوں گے اس خوف سے میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ آپؐ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہ دیں گے اور اب تو آپؐ نے ہمیں سواری دے دی ہے۔ فرمایا اسی طرح ہوا ہے میں کوئی قسم نہیں کھاتا لیکن جب اس کے سوا کوئی اور بات بہتر دیکھتا ہوں تو وہ بات اختیار کر لیتا ہوں جو بہتر ہو۔
(بخاری کتاب المغازی باب قدوم الاشعریین)

خدا تیرا خریدار ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ زاہر بن حرام نامی ایک دیہاتی اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے گاؤں کی چیزیں تحفہ کے طور پر لایا کرتا

تھا اور آپؐ بھی اس کی واپسی پر شہر کی کوئی نہ کوئی سوغات ضرور عنایت کیا کرتے تھے- چنانچہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا "زاہر ہمارے لئے دیہات ہے اور ہم اس کے لئے شہر ہیں"- حضورؐ کو زاہر سے بے حد انس تھا- زاہر کی شکل وصورت اچھی نہ تھی -ایک دن وہ اپنا سودا بیچ رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے آئے اور بے خبری میں اسے اپنی آغوش میں لے لیا- اس نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے- مگر جب مڑ کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس پر وہ اپنی کمر حضورؐ کے سینہ مبارک پر ملنے لگا- آپؐ نے فرمایا یہ غلام کون خرید تا ہے زاہر کہنے لگا یا رسول اللہ! تب تو آپ مجھے ناقص مال پائیں گے- آپؐ نے فرمایا مگر اللہ کے نزدیک تو تو ناقص مال نہیں ہے-

(شمائل الترمذی باب فی صفة مزاح رسول اللہ)

پانی بہا دیا گیا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک اعرابی مسجد نبوی میں آیا اور مسجد کے ایک حصہ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا- لوگوں نے اس کو جھڑکا کہ یہ کیا کرتا ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اس کو پیشاب کرنے دیا اور جب وہ پیشاب کر چکا تو آپؐ نے پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا اور پھر حضورؐ کے حکم سے اس جگہ پانی بہا دیا گیا-

(صحیح بخاری کتاب الوضوء باب صب الماء علی البول)

غیر حاضر کے لئے رحمت

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت بے حد وسیع تھی- ہر مخلوق اور اس کے ہر حصہ پر پھیلی ہوئی تھی- جو آپؐ کے سامنے یا موجود ہوتے تھے وہ بھی اس سے فیض پاتے تھے اور جو غائب اور غیر حاضر ہوتے تھے وہ بھی آپؐ کی رحمت سے حصہ پاتے تھے- جس طرح ایک ماں اپنے غیر حاضر بچوں کے لئے اچھی چیزیں بچا کے رکھتی ہے اس سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے-

مخرمہ راضی ہو گیا

حضور ﷺ کے پاس ایک دفعہ قیمتی چادریں آئیں اور حضور ﷺ نے انہیں صحابہ میں تقسیم فرما دیا- مگر ایک چادر بچا کے رکھ لی- جو حضور ﷺ کے صحابی مخرمہؓ کے لئے تھی وہ اس موقعہ پر حاضر نہ تھے- حضرت مخرمہؓ کو جب پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے چادریں تقسیم کی ہیں تو انہوں نے اپنے بیٹے کو ساتھ لیا اور حضور ﷺ کے گھر کی طرف چل پڑے- وہاں پہنچ کر بیٹے کو اندر بھیجا تا کہ وہ ان کی آمد کی اطلاع کرے- حضور ﷺ باہر تشریف لائے اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک چادر تھی اور آ کر فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے رکھی ہوئی تھی- حضرت مخرمہؓ وہ چادر دیکھ کر خوش ہوئے تو فرمایا مخرمہ اب راضی ہو گیا ہے-

(بخاری کتاب اللباس باب القباء)

کلیجی رکھ لی

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں:-

ایک سفر میں حضور ﷺ نے بکری خرید کر ذبح کروائی- پھر اس کی کلیجی بھوننے کا حکم دیا- جب وہ تیار ہو گئی تو قافلہ کے تمام لوگوں کو اس میں سے حصہ دیا- جو موجود تھے ان کو دے دیا اور اگر کوئی کسی وجہ سے اس وقت موجود نہیں تھا تو اس کا حصہ الگ کر کے رکھ دیا-

(صحیح بخاری کتاب الھبہ باب قبول ھدیہ المشرکین)

حضرت خدیجہؓ سے محبت

آنحضرت ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے شادی کی- ان کی پاکیزگی، قربانیوں اور خدمات کی وجہ سے حضور ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی- حضور ﷺ نے ان کی زندگی میں اور کوئی شادی نہیں کی- شعب ابی طالب کے واقعہ کے بعد وہ فوت ہو گئیں اور حضور ﷺ نے ان کے بعد متعدد شادیاں کیں مگر حضرت خدیجہؓ کو بھلایا نہیں- اکثر ان کا محبت سے ذکر فرماتے اور گھر میں جب کوئی جانور ذبح ہوتا تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اس کا گوشت بھجواتے-

(بخاری کتاب الادب باب حسن العہد من الایمان)

حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت

6ہجری میں جب حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں اور کافروں کے مابین بات چیت ہو رہی تھی تو حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو نمائندہ بنا کر اہل مکہ سے گفتگو کے لئے بھجوایا- اس دوران یہ افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمانؓ کو مکہ میں شہید کر دیا گیا ہے- حضورؐ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر اہل مکہ نے قاصد کو قتل کر دیا ہے تو اس قتل کا بدلہ ضرور لیا جائے گا اور آپ نے اس موقعہ پر صحابہ سے جان کی قربانی کا وعدہ لیا جو بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے جب یہ بیعت ہو رہی تھی تو حضور ﷺ نے اس خیال سے کہ شاید یہ افواہ غلط ہو خود حضرت عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی- یعنی اگر حضرت عثمانؓ یہاں موجود ہوتے تو ضرور اس بیعت میں حصہ لیتے آپ نے اپنے ایک ہاتھ کے متعلق فرمایا- یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور دوسرا ہاتھ اس کے اوپر رکھ کر بیعت لی- بعد میں یہ افواہ غلط ثابت ہوئی اور حضرت عثمان بخیریت واپس آ گئے مگر حضور ﷺ نے ان کو بیعت کے ثواب اور اعزاز سے محروم نہیں رکھا-

(بخاری کتاب المغازی غزوہ احد)

قوم کی طرف سے قربانی

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر ایک مینڈھا ذبح کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے قبول فرما-

(جامع ترمذی- کتاب الاضاحی)

یہ تو خوشی کا موقع تھا- غم کے موقع پر بھی آپ نے غیر حاضروں کو بھلایا نہیں-

دعائے جنازہ

آپ نے جنازہ کے وقت جو دعا سکھائی اس میں بھی غائب کو یاد رکھا اور یاد رکھنے کا ارشاد فرمایا- اس دعا کا آغاز یوں ہوتا ہے- اللھم اغفرلحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا اے اللہ ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے حاضر لوگوں کو بھی اور غیر حاضروں کو بھی-

کلام حضرت مسیح موعود

ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
اس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائینگے ہم دل میں رجا یہی ہے
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کر کے باتیں
اب موت کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربت تلاقی حرص و ہوا یہی ہے
شکر خدائے رحماں! جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں ان کی قابیں خوان ھدیٰ یہی ہے
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
اس نے نشاں دکھائے طالب سبھی بلائے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے

(درثمین)

اللہ کے نشانوں میں ایک رنگوں کا اختلاف بھی ہے

رنگوں کی دنیا

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

رنگ کیا ہیں اور ہم انہیں کیسے دیکھتے ہیں- یہ بہت دلچسپ مضمون ہے- رنگوں کا براہ راست تعلق چونکہ روشنی سے ہے اس لئے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ روشنی کیا ہے اور ہم چیزوں کو کیسے دیکھتے ہیں- دراصل ہم روشنی کو براہ راست نہیں دیکھ سکتے بلکہ جب روشنی کسی ٹھوس چیز پر پڑتی ہے اور وہ چیز اسے منعکس کرتی ہے تو ہم اس چیز کو دیکھتے ہیں- اسی لئے خلا میں جب ہم اوپر جاتے ہیں تو بظاہر روشنی کے ذریعہ یعنی سورج کے نسبتاً قریب ہوتے جانے کے باوجود خلا میں گھپ اندھیرا ہوتا ہے- البتہ خلائی جہاز اور دیگر ٹھوس اجسام اس روشنی کو جو سورج کی طرف سے آ رہی ہے منعکس کرنے کی وجہ سے ہمیں نظر آتے ہیں-

روشنی کیا ہے

روشنی دراصل برقی مقناطیسی لہروں کا نام ہے جو سورج سے توانائی کی شکل میں خارج ہو رہی ہیں جس طرح آواز لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہے اور یہ لہریں لمبائی میں چھوٹی اور بڑی ہوتی ہیں- ان لہروں کو ماپنے کے لئے Hertz کا پیمانہ استعمال ہوتا ہے- لمبی لہروں والی آواز بھاری بھرکم جیسے مردانہ آواز ہے اور چھوٹی لہروں والی آواز باریک جیسے نسوانی آواز ہے ہوتی ہے- انسانی کان بہت زیادہ بھاری اور بہت زیادہ باریک آواز نہیں سن سکتا- اس کے سننے کی رینج (Range) 20 ہرٹز سے لے کر 20 ہزار ہرٹز کے درمیان ہے جبکہ جانور جیسے کتے اور چمگادڑیں وغیرہ ان کے کان خصوصی طور پر قدرت نے ایسے بنائے ہیں کہ وہ 20 ہزار ہرٹز سے اوپر کی باریک ترین آوازوں کو بھی سن لیتے ہیں جنہیں انسانی کان نہیں سن سکتے- ایسی خاص سیٹیاں بنائی گئی ہیں جنہیں خواہ کتنے زور سے بجایا جائے ہمیں کچھ سنائی نہیں دیتا جبکہ کتے فوراً اس کے مطابق عمل کرتے ہیں- بالکل اسی طرح روشنی بھی لہروں کی صورت میں سفر کرتی ہے جن کو Electromagnetic لہریں کہا جاتا ہے ان لہروں کی لمبائی چونکہ انتہائی چھوٹی ہوتی ہے اس لئے ان کو ماپنے کے لئے Nanometer کا پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے- جس طرح ملی میٹر کا مطلب ہے ایک میٹر کا ہزارواں حصہ اسی طرح نینومیٹر کا مطلب ہے ایک میٹر کا اربواں حصہ- آواز کی لہروں کی طرح روشنی بھی چھوٹی اور بڑی لہروں کی صورت میں آتی ہے- آواز کی لہروں کی لمبائی میں کمی بیشی سے آواز کی موٹائی میں فرق پڑتا ہے- روشنی کی لہروں کی لمبائی میں کمی بیشی سے مختلف رنگ بنتے ہیں- سب سے زیادہ لمبائی کی لہریں سرخ رنگ اور سب سے کم لمبائی کی لہریں بنفشی رنگ کی صورت میں ہمیں نظر آتی ہیں- آواز کی طرح ہی سرخ رنگ سے زیادہ لمبی لہریں جو Infrared اور ان کے بعد Radiowaves لہریں کہلاتی ہیں اور بنفشی رنگ سے چھوٹی لہریں جو Ultraviolet اور Gamma لہریں کہلاتی ہیں ہماری بصارت کی رینج سے باہر ہیں اور ہم انہیں دیکھ نہیں سکتے جبکہ بعض دوسرے جانوروں کی آنکھوں کو ہم سے مختلف خصوصیت حاصل ہے مثلاً کتے اور مگرمچھ زیادہ لمبائی کی ان لہروں کو بھی نہیں دیکھ سکتے جن کو انسان دیکھ سکتے ہیں لہذا ان کو شوخ رنگ نظر نہیں آتے اور وہ مختلف رنگوں کو بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی کی طرح ہی دیکھتے ہیں جبکہ شہد کی مکھی الٹراوائلٹ رنگ جو انسانوں کو نظر نہیں آتے بخوبی دیکھ سکتی ہے مگر لمبی ویولینتھ کے سرخ رنگ کو نہیں دیکھ سکتی- یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے کہ مختلف جانوروں کی آنکھوں میں مختلف صلاحیتیں پیدا کر دی ہیں جس طرح بعض جانور پانی کے اندر زندہ نہیں رہ سکتے بلکہ ڈوب کر مر جاتے ہیں جبکہ بعض دوسرے جانور پانی سے باہر زندہ نہیں رہ سکتے- اسی طرح بعض جانور جو پانی میں نسبتاً اوپر کی سطح پر زندگی گزارتے ہیں جس طرح مچھلیاں وغیرہ اگر ان کو زیادہ گہرائی میں لے جایا جائے تو پانی کے دباؤ کو برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ مر جائیں گے جبکہ بعض انتہائی سخت خول والے جانور جو پانی کی بہت زیادہ گہرائیوں میں پائے جاتے ہیں اگر ان کو اوپر کم گہرائی میں لے آئیں تو وہ مر جائیں گے- یہ قدرت کے ایسے بھید ہیں اور ایسے ایسے پراسرار قوانین فطرت کام کر رہے ہیں کہ انسان انہیں سمجھ نہیں سکتا- اسی لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے علم میں سے انسان کو حسب موقع اتنا علم ہی عطا فرماتا ہے جتنا وہ مناسب سمجھتا ہے اور یہ کہ انسان کو علم الاشیاء میں غور و فکر کرتے رہنا چاہئے تاکہ خدا تعالیٰ کی وسیع و عریض قدرتوں کی آگہی سے اس کے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں پر ایمان میں اضافہ ہو-

ہم رنگوں کو کیسے دیکھتے ہیں

ہماری آنکھ کے پردے Retina میں دو قسم کے خلیات Cells پائے جاتے ہیں جنہیں ان کی شکل کے لحاظ سے Rods اور Cones کہتے ہیں- Rods کم روشنی میں زیادہ بہتر کام کرتے ہیں اور Cones زیادہ روشنی میں- جب ہم نسبتاً اندھیر میں چیزوں کو دیکھتے ہیں تو ایک تو زیادہ روشنی کے حصول کے لئے کیمرے کی طرح ہماری آنکھ کا عدسہ زیادہ پھیل جاتا ہے دوسرے اس وقت ہماری Rods کام کرتی ہیں جو کم روشنی کے لئے بہت حساس تو ہیں لیکن وہ رنگوں میں تمیز نہیں کر سکتیں اس لئے اندھیرے میں ہمیں رنگین اشیاء بھی بلیک اینڈ وائٹ ہی نظر آتی ہیں- وہ جانور جو اندھیرے میں بہتر طور سے دیکھ سکتے ہیں جیسے الو اور بلی وغیرہ ان کی Rods کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے جوں جوں روشنی بڑھتی جاتی ہے ہماری Cones کام کرنا شروع کر دیتی ہیں اور ہم رنگوں میں تمیز کرنے لگتے ہیں- Cones کی کئی اقسام ہیں اور یہ مختلف رنگوں کو دیکھتی ہیں- کچھ Cones زیادہ لمبائی کی لہروں والے شوخ رنگوں جیسے سرخ - نارنجی وغیرہ کو- کچھ کم لمبائی کی لہروں والے مدھم رنگوں جیسے بنفشی نیلا وغیرہ اور کچھ درمیانی رنگوں کو جیسے سبز- آسمانی وغیرہ بہتر طور پر دیکھ سکتی ہیں-

کلر بلائنڈ لوگ

Colour Blind

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مختلف رنگوں میں تمیز نہیں کر سکتے اور ان کو دو مختلف رنگ ایک ہی طرح کے نظر آتے ہیں یا کسی ایک رنگ کو وہ کوئی دوسرا رنگ دیکھتے ہیں- ایسے لوگوں کو کلر بلائنڈ Colour Blind کہا جاتا ہے- ان کی نظر ٹھیک ٹھاک ہوتی ہے لیکن رنگوں کی پہچان نہیں کر سکتے- اس کی وجہ یہی Cones کی خرابی ہے- جس رنگ کو دیکھنے والی Cone ٹھیک کام نہیں کر رہی وہ رنگ انہیں نظر نہیں آئے گا- کلر بلائنڈ لوگوں کی اکثریت بعض رنگ ٹھیک دیکھتی ہیں جبکہ بعض دوسرے رنگ ٹھیک نہیں دیکھ سکتی ایسے لوگ بہت ہی شاذ ہوتے ہیں جن کو کوئی رنگ بھی ٹھیک دکھائی نہ دے- اکثر و بیشتر یہ عارضہ موروثی ہوتا ہے اور پیدائش سے لاحق ہوتا ہے لہذا اس کا کوئی علاج نہیں ہے- رنگوں میں تمیز نہ کر سکنے کی وجہ سے بعض اوقات خطرات بھی ہوتے ہیں جیسے ٹریفک سگنل کی روشنی کو غلط دیکھ کر قدم اٹھانا- بعض ملکوں میں فوج کی ملازمت میں ایسے لوگوں کو نہیں لیا جاتا کیونکہ اہم نوعیت کے اشاروں کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے-

سفید روشنی کے رنگ

سورج کی روشنی جو ہمیں سفید رنگ کی نظر آتی ہے دراصل سات رنگوں کا مجموعہ ہے- اگر ایک منشور Prism سورج کی روشنی کے سامنے رکھا جائے تو روشنی سات رنگوں میں تقسیم ہو کر نظر آئے گی جو ایک طرف شوخ رنگ سرخ سے شروع ہو کر مدھم رنگوں میں تبدیل ہوتی جائیگی جن کی ترتیب یوں ہے- سرخ- نارنجی- زرد- سبز- آسمانی - نیلا اور بنفشی یعنی زیادہ لمبائی کی لہروں سے کم لمبائی والی لہروں کی طرف- ان میں سے تین رنگوں کو بنیادی رنگ یا Primary Colours کہا جاتا ہے جو سرخ- سبز اور نیلا ہیں اور ان تینوں رنگوں کو باہم ملا کر باقی چار رنگ بنائے جا سکتے ہیں- اور اسی طرح مختلف تناسب سے مختلف رنگوں کو ملانے سے دنیا جہاں کے تمام رنگ بنتے ہیں- اگر یہ تینوں رنگ برابر تناسب سے ملا دئے جائیں تو سفید رنگ بن جائے گا جو روشنی کا رنگ ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے دراصل ہم چیزوں کو روشنی کے منعکس کرنے کی وجہ سے ہی دیکھتے ہیں- ایک چیز جو تمام لمبائی کی لہروں کو تقریباً برابر مقدار میں منعکس کرتی ہو ہمیں سفید رنگ کی نظر آئے گی اور جو چیز تمام لہروں کو تقریباً برابر مقدار میں جذب کرتی ہو سیاہ دکھائی دے گی- آسمان ہمیں نیلا محض اس لئے نظر آتا ہے کہ فضا میں جو سورج کی روشنی کے مختلف رنگ منعکس ہوتے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ آسمانی رنگ منعکس ہوتا ہے جبکہ باقی رنگ کم و بیش جذب ہو جاتے ہیں- ٹیلی وژن میں رنگین تصاویر بھی اسی اصول سے بنتی ہیں- ٹیلیویژن سکرین پر دراصل ننھے ننھے نقطوں کی ہزاروں قطاریں ہوتی ہیں جو رنگوں کی آمیزش کے بنیادی تین رنگوں جو روشنی کے تین بنیادی رنگوں سے مختلف ہوتے ہیں پر مشتمل ہوتی ہیں- روشنی کے تین بنیادی رنگ سرخ- سبز اور نیلا ہیں جبکہ رنگوں کو باہم ملا کر نئے رنگ بنانے کے تین بنیادی رنگ سرخ زرد اور نیلا ہیں مثلاً سرخ اور زرد رنگ ملانے سے نارنجی رنگ بن جائے گا- زرد اور نیلا رنگ ملانے سے سبز رنگ بن جائے گا اور نیلا اور سرخ رنگ ملانے سے جامنی رنگ بن جائے گا اور اسی طرح مختلف تناسب سے مختلف رنگ باہم ملانے سے رنگوں کے جتنے شیڈ چاہے بنا لیں- ٹی وی سکرین پر بھی بنیادی تین رنگوں یعنی سرخ- زرد اور نیلا کے نقطے ہوتے ہیں- ان نقطوں میں کمی بیشی کر کے رنگوں کا تناسب تبدیل کیا جاتا ہے جس سے ہمیں تصویر کے مختلف رنگ نظر آتے ہیں جس طرح اگر ایک پرنٹڈ کپڑے پر مختلف رنگوں کے نقش و نگار میں نیلا رنگ زیادہ استعمال ہوا ہے- تو مجموعی طور پر وہ ہمیں نیلے رنگ کا ہی تاثر دے گا- اسی طرح جس رنگ کے زیادہ تعداد میں ٹی وی سکرین پر نقطے بنائے جائیں گے مجموعی طور پر وہی رنگ دکھائی دے گا- اس طرح سکرین پر مختلف جگہوں پر مختلف نقطوں کی کثرت سے تصویر کے حصے مختلف رنگوں پر مشتمل نظر آتے ہیں- یہ مختلف رنگ آنکھ کے Retina پر پہنچ کر Electrochemical سگنلز یا اشاروں میں تبدیل ہو کر دماغ تک پہنچتے ہیں جس طرح آواز کی لہروں کے اندرونی کان کے بالوں کے ارتعاش کی لہروں کے سگنلز میں تبدیل ہو کر Nerves کے ذریعہ دماغ تک پہنچنے کے بعد دماغ ان آوازوں کو معنی دیتا ہے اس طرح روشنی کے ان رنگوں کے سگنلز اعصاب کے ذریعہ دماغ تک پہنچنے کے بعد دماغ ان کو مختلف رنگوں کی شکل میں پہچانتا ہے-

تخلص کی داد

ایک دفعہ مولانا حالی سہارنپور گئے اور ایک معزز رئیس کے ہاں ٹھہرے۔ گرمی کے دن تھے اور مولانا کمرے میں لیٹے ہوئے تھے کہ اتفاق سے ایک کسان آگیا اور رئیس نے اسے مولانا کو پنکھا کرنے کو کہا۔ وہ پنکھا کرنے لگا لیکن تھوڑی دیر بعد رئیس سے پوچھنے لگا۔ یہ بزرگ ہیں کون؟ رئیس نے جواب دیا.... ارے تو انہیں نہیں جانتا؟ سارے ہندوستان میں ان کا شہرہ ہے بھئی یہ مولانا حالی ہیں۔ کسان نے بڑے تعجب سے کہا۔

جناب کبھی ہالی (کاشتکار) بھی مولوی ہوئے ہیں؟

مولانا یہ سن کر پھڑک اٹھے۔ اور اٹھ کر رئیس سے کہنے لگے.... "مجھے بھی اس تخلص کی صحیح داد آج ہی ملی ہے"۔

اطلاعات واعلانات

ربوہ میں سفید چھڑی کا دن

بین الاقوامی سطح پر ہر سال 15-اکتوبر کو ''سفید چھڑی'' کا دن منایا جاتا ہے- اس مناسبت سے ربوہ کی مجلس نابینا کے زیر انتظام اس روز دارالضیافت ربوہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ (جو مجلس نابینا ربوہ اعلیٰ بھی ہیں) نے فرمائی- تلاوت رم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل بینانے کی- مکرم اسجد محمود صاحب نے رت مسیح موعود کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا- داحمد ناصر صاحب نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ربوہ میں بھی ہر سال سفید چھڑی کا دن منایا جاتا ہے- نابینا افراد کو سفید چھڑی کے استعمال اور عوام الناس کو سفید چھڑی کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا جاتا ہے-

اس موقع پر محترم ناظر صاحب امور عامہ نے 25 سفید چھڑیاں نابینا افراد میں تقسیم کیں- چھڑیوں کے حصول میں محترم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کا تعاون شامل ہے- دارالضیافت کی طرف سے جملہ شرکاء کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی- محترم صدر مجلس ملک خالد مسعود صاحب نے اجلاس کے اختتام پر دعا کروائی-

حاضری نابینا افراد 25 دیگر افراد-15

سانحہ ارتحال

مکرم مقصود احمد ساجد صاحب حلقہ ٹاؤن شپ لاہور کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ بعمر تقریباً 80 سال بوجہ طویل علالت مورخہ 9 اکتوبر تقریباً 12 بجے دوپہر وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں 10 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں ایک بیٹا مکرم محمود احمد ثاقب صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور حال قائد مال انصار اللہ جرمنی ہیں۔ اسی روز بعد نماز عشاء مکرم مبارک احمد صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ جوہر ٹاؤن حلقہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے بعد ازاں ہانڈو گجر لاہور احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری شمس الدین صاحب صدر حلقہ ٹاؤن شپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ ڈیفنس لاہور سے لکھتی ہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری پوتی سارہ طلعت ڈیفنس لاہور ایف ایس سی (I.C.S) میں امتیازی نمبروں سے پاس ہوئی ہے اس نے 821/1100 نمبر حاصل کر کے اپنے کالج (ڈیفنس ڈگری کالج لاہور) میں پہلی پوزیشن حاصل کی جس کی بناء پر اس کا نام کالج کی رول آف آنرلسٹ میں شامل ہو گیا ہے- عزیزہ سارہ طلعت مکرم شیخ محمود احمد صاحب (مرحوم) آف ڈیفنس لاہور کی سب سے بڑی پوتی ہے اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن شاکر صاحب (مرحوم) دارالعلوم شرقی ربوہ کی نواسی ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر کامیابیاں دے اور وہ ملک وقوم کیلئے بھی نیک وجود ثابت ہو (آمین)

''وقف نو'' احمدی طالب علم کا اعزاز

عزیز محمد سہیل ناصر (واقف نو) ولد چوہدری ناصر احمد خالد آف کینال پارک سرگودھا نے کینٹ گیریژن ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز گوجرانوالہ ریجن کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اردو تقریری مقابلہ میں ریجن بھر میں اول انعام حاصل کیا- مقابلہ میں سرگودھا' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' شورکوٹ اور موناڈپو کے F.G سکولوں کے طلباء شریک ہوئے- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی عزیز کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے آمین-

نمایاں کامیابی

عزیزہ کومل منصور بنت پروفیسر منصور اے ناصر آف ملتان نے انٹرمیڈیٹ ملتان بورڈ کے سالانہ امتحان 2001ء میں 815/1100 نمبر لے کر اوبی گروپ میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے- الحمدللہ- قارئین سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ کے لئے مزید دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے دعا کریں-

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع بہاولنگر اور ضلع بہاولپور میں مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے بھجوا رہا ہے-

(1) توسیع اشاعت

(2) وصولی چندہ الفضل

(3) وصولی بقایاجات

تمام احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

امریکی فوج افغانستان میں اتر گئی۔ ابتدائی مرحلہ میں امریکی فورس کے کچھ فوجی افغانستان کی سرزمین پر اتر گئے ہیں۔ جمعہ کی صبح کابل پر بمباری سے 5 مشنری شہید ہوئے۔ دور دور تک دھماکے ہوتے رہے۔ 9 طیارے پرواز کرتے رہے۔ شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ امریکی کمانڈوز ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ گرین سگنل ملنے تک مزید کمک افغانستان داخل نہیں ہوگی۔ خصوصی امریکی فوجی دستوں نے افغانستان کے جنوبی علاقے میں پوزیشنیں سنبھال لی ہیں۔

سات سو شہری شہید۔ افغانستان سے واپسی پر افغانستان سفیر عبدالسلام ضعیف نے کہا ہے کہ ملا عمر اور اسامہ بالکل محفوظ ہیں۔ امریکی حملوں سے شہری آبادی زیادہ متاثر ہوئی ہے اب تک سات سو شہری شہید ہو چکے ہیں۔ جب کہ ایک لاکھ شہری پہاڑوں میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔

افغان شہریوں پر حملے بند کئے جائیں۔ چینی صدر۔ چین کے صدر نے کہا ہے کہ امریکہ افغان شہریوں پر حملے بند کرے۔ ہم دہشت گردی کی مہم میں امریکہ کے ساتھ ہیں۔ لیکن فوجی ایکشن صرف اہداف تک محدود ہونا چاہئے۔ تمام ممالک کو شہریوں میں انتشار پھیلانے والی کارروائیوں کے خلاف یکساں موقف اختیار کرنا چاہئے۔

امریکی وچینی صدور کی ملاقات۔ شنگھائی میں امریکہ کے صدر جارج بش اور چینی صدر ژیمن میں پہلی ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں اہم دوطرفہ بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ اور مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی۔ صدر بش نے کہا کہ چین بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف کارروائی کا حامی ہے۔ اس کے تعاون سے ہم مطمئن ہیں۔ دہشت گردوں سے سختی سے نمٹیں گے۔ مشکل حالات میں اپنا ملک چھوڑ کر آیا ہوں چینی صدر نے کہا کہ امریکہ سے تعلقات بہتر کرنا چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ بھی دہشت گردی کے خلاف بھرپور کردار ادا کرے۔

امریکی اور روسی وزرائے خارجہ کی ملاقات۔ شنگھائی میں روسی اور امریکی وزرائے خارجہ کے درمیان ملاقات میں طالبان حکومت کے خاتمہ کے بعد ممکنہ تبدیلیوں پر مفصل غور کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں میں کابل میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام پر بھی اتفاق رائے ہوا۔

جنگ بندی پلان۔ پاکستان میں متعین طالبان کے سفیر ملا عمر سیز فائر پلان اور امن منصوبہ لے کر پاکستان واپس پہنچ گئے ہیں۔ تفصیلات ابھی راز میں ہیں۔ پاکستان سے مشورہ کے بعد پیش کیا جائے گا۔ اسامہ کے حوالے سے پالیسی تبدیل نہیں ہوئی۔ طالبان متحد ہیں۔ امریکہ سے طویل جنگ کے لئے تیار ہوں۔ اسلحہ بھی موجود ہے۔

انتھریکس کا حملہ۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر پر انتھریکس حملے کی کوشش ناکام بنادی گئی۔ سفید پاؤڈر والا خط وزیراعظم ہاؤس پہنچنے سے پہلے کھل گیا۔ سائرن بج اٹھے۔ برمنگھم پوسٹ آفس کی عمارت کو پولیس نے گھیر لیا۔ خط تجزیئے کے لئے لیبارٹری بھیج دیا گیا انتھریکس حملے سے امریکی ٹی وی کی ایک اور ملازمہ بیمار ہوگئی۔ چین نے سفید پاؤڈر سے بھرے خطوط آنے جانے پر پابندی عائد کر دی آسٹریلیا میں ریاستی پارلیمنٹ میں بھی پاؤڈر برآمد ہونے کے بعد الارم بج اٹھے۔ قازقستان میں 6 افراد ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔

اسرائیل اور فلسطین میں کشیدگی۔ مشرق وسطی میں فلسطین اور اسرائیل میں روز بروز کشیدگی بڑھتی جارہی ہے۔ عرب لیگ نے کہا ہے کہ مشرق وسطی میں قیام امن کے لئے عالمی برادری یہودیوں کے ہاتھوں فلسطینیوں کا قتل عام بند کرائے۔ اسرائیل ٹینک مغربی کنارے میں گھس گئے ہیں۔ یاسر عرفات کو قتل کرنے کا منصوبہ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ کار بم دھماکہ میں ایک فلسطینی رہنما شہید ہو گیا ہے۔ اسرائیلی وزیراعظم کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ یاسر عرفات نے صدام حسین کو خط لکھا ہے کہ عرب متحد ہو کر یہودی بربریت ختم کروائیں۔

پانچ وزیر مستعفی۔ آئرش حکومت کے 5 پروٹسٹنٹ وزیر مستعفی ہو گئے ہیں۔ سیاسی بحران پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

گرم مصالحہ سے کینسر سے بچاؤ۔ ایمسٹرڈم (ہالینڈ) کے تل برگ ہاؤس آف میڈیکل اینڈ ریسرچ کے پروفیسر جم گرپلن نے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ گرم مصالحہ جات کینسر سے بچاؤ میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ گرم مصالحہ جات کے اجزاء موثر اینٹی بائیوٹک ہیں اور یہ جسم میں کینسر پھیلانے والے خلیوں میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان کی مناسب مقدار ہی خوراک میں استعمال کرنی چاہئے۔ زیادہ مقدار بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ جرمنی۔ جرمنی کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ افغانستان کے عوام کی خواہش کے مطابق سیاسی حل تلاش کیا جائے۔ عبوری سیٹ اپ میں ظاہر شاہ کا کردار اہم ہوگا۔

جرمنی سیل بند پوٹنسی سے تیار کردہ سیل بند زود اثر پوٹنسی

GHP کی جدید شیشی میں	10ML	20ML
6X/30/200/1000	8/=	12/=
10M/50M/CM	12/=	18/=

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 اکتوبر

☆ سوموار 22 اکتوبر- غروب آفتاب: 5-32
☆ منگل 23- اکتوبر- طلوع فجر: 4-53
☆ منگل 23- اکتوبر طلوع آفتاب: 5-15

قومی فیصلے کرنا آسان نہیں ہے- صدر مملکت

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ میں نے اقتدار پر قبضہ نہیں کیا بلکہ مجھ پر اقتدار تھوپا گیا ہے- مگر میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں جو کچھ ہوا وہ ملک کے مفاد میں ہوا مجھ پر بہت دباؤ ہے قومی مفاد میں فیصلے کرنا آسان نہیں ہے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے برطانوی اخبار گارڈین کو دیئے گئے انٹرویو کے دوران کیا- انہوں نے کہا اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی ہمارے پروگرام کا بنیادی حصہ ہے ہم صوبوں کو بااختیار کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ جو پروگرام ہم نے شروع کئے ہیں وہ جاری رہیں کوئی بھی آنے والی حکومت اس میں تبدیلی نہ کر سکے- انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم کسی کو وزیراعظم نامزد نہیں کریں گے اپنے لئے وزیراعظم عوام منتخب کریں گے- تاہم مستقبل کا وزیراعظم سابق وزرائے اعظم میں سے نہیں ہوگا-

بجلی پھر مہنگی کر دی گئی- نیشنل الیکٹرک پاور

ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے واپڈا اور کے ای ایس سی کو بجلی کے نرخوں میں بالترتیب 11 اور 13 پیسے فی یونٹ اضافہ کی اجازت دے دی- یہ اضافہ ایندھن کے نرخوں میں اضافہ کے پیش نظر کیا گیا ہے- نیپرا کی طرف سے جاری کی گئی- پریس ریلیز کے مطابق 50 یونٹ سے کم بجلی خرچ کرنے والے گھریلو صارفین کے لئے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا- پریس ریلیز کے مطابق یہ اضافہ سہ ماہی بنیادوں پر ہونے والی ایڈجسٹمنٹ کے تحت کیا گیا- ایڈجسٹمنٹ کے اس میکنزم کا نوٹیفکیشن اس سال وفاقی حکومت نے کیا تھا- فرنس آئل کی قیمتوں میں اضافہ سے واپڈا کا ایندھن کی مد میں بل 71.743 ارب روپے سے بڑھ کر 75.307 ارب روپے سالانہ ہو گیا ہے-

برطانیہ پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ پونڈ دے گا-

برطانیہ نے پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ پونڈ کی امداد اور دو کروڑ پونڈ کے قرضے کا سود معاف کرنے کی پیشکش کی ہے- اس کا اعلان برطانیہ کی وزیر برائے عالمی ترقی کلارے شارٹ نے پاکستان کے دو روزہ دورے کے دوران کیا- ڈیڑھ کروڑ پاؤنڈ کی امداد انسانی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی- انہوں نے کہا کہ برطانیہ پاکستان کی فوجی حکومت کی براہ راست امداد میں اضافہ کر دے گا- برطانیہ مہاجرین کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے بھی ایک کروڑ 10 لاکھ پونڈ امداد کا اعلان کر چکا ہے- برطانوی وزیر نے کہا کہ موجودہ حکومت نے اصلاحات کے نفاذ میں حقیقی پیش رفت کی ہے- اور اس کی امداد میں اضافہ کا عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک غریب آدمی تک اس کے فوائد نہیں پہنچ جاتے- انہوں نے کہا اس خطے میں انسانی حوالے سے بڑی خطرناک صورت حال ہے اگر ہم تباہی کو ٹالنا چاہتے ہیں تو اگلے چند ہفتے بڑے اہم ہیں لاکھوں لوگوں کو قحط کا سامنا ہے- برطانیہ پہلے مہاجرین کی امداد کے لئے پاکستان سے ایک کروڑ 10 لاکھ پونڈ کا وعدہ کر چکا ہے-

اسلام آباد کے برطانوی ہائی کمیشن میں خوف و ہراس-

اسلام آباد کے برطانوی ہائی کمیشن میں اس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب ایک خط کے اندر سے سفید پوڈر نکلا اور سفارتی حکام سمجھے کہ یہ انتھراکس ہے- پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنس کے شعبہ حادثات کے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر شیر افضل نے بتایا کہ برطانوی ہائی کمیشن کو موصول ہونے والا ایک خط جب ملازم نے کھولا تو اس کے اندر سے پوڈر نکلا جس کی وجہ سے اسے ہسپتال میں لا کر ٹیسٹ کیا گیا- انتھراکس ٹیسٹ کے اثرات منفی نکلے- ہائی کمیشن کی خاتون ترجمان نے تصدیق کی ہے کہ ان کے اسلام آباد آفس کو ڈاک کے ذریعے ایک پیکٹ ملا تھا- اس مشتبہ پیکٹ کے بارے میں تحقیقات جاری ہیں-

پنجاب پولیس کے شعبہ تفتیش کو الگ کرنے کی منظوری-

گورنر پنجاب نے صوبہ بھر میں شعبہ تفتیش کو واچ اینڈ آرڈر سے علیحدہ کرتے ہوئے رواں مالی سال کے دوران 700 تفتیشی پولیس افسران کی بھرتی کے لئے 10 کروڑ روپے کی خطیر رقم کی منظوری دی ہے- صوبائی دار الحکومت لاہور کو کیپٹل سٹی پولیس کا درجہ دیتے ہوئے اسے ایس ایس پی کی بجائے ڈی آئی جی کے ماتحت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- گورنر ہاؤس میں پولیس ریفارمز کے تحت کے محکمہ پولیس کی تنظیم نو سے متعلق ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے گورنر پنجاب نے کہا کہ موجودہ حکومت نے صدر جنرل مشرف کے سات نکاتی ایجنڈے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے پولیس کی کارکردگی میں نظر آنے والی بہتری کے لئے عملی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس وقت تھانوں میں تعینات اہلکار مقدمات کی تفتیش اور واچ اینڈ آرڈر سمیت متعدد دیگر فرائض سرانجام دیتے ہیں-

بے گناہی ثابت کرنا ہوگی- صدر مملکت کے

پریس سیکرٹری میجر جنرل راشد قریشی نے کہا کہ بدلتی ہوئی سنگین بین الاقوامی صورت حال میں بے نظیر بھٹو کی وطن واپسی پر انہیں قانون کے مطابق مقدمات کا سامنا کرنے پڑے گا- حکومت قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتی بین الاقوامی نیوز چینل اے آر وائی گولڈ سے گفتگو کرتے ہوئے راشد قریشی نے کہا کہ اگر بے نظیر وطن واپس آئیں تو قانون حرکت میں آ جائے گا- اور انہیں اپنی بے گناہی عدالت میں ثابت کرنا ہوگی- جب ان سے اصرار کیا گیا کہ ملکی حالات تقاضا کرتے ہیں کہ بے نظیر بھٹو موجودہ صورت حال میں مشرف حکومت کی مدد کے لئے وطن واپس آئیں تو راشد قریشی نے استفسار کیا کہ آپ مجھ سے قانون کی خلاف ورزی کرانا چاہتے ہیں-

انتھراکس پاکستان اور بھارت میں بھی-

امریکہ میں انتھراکس سے جو افراتفری پیدا ہوئی ہے اس کے پیش نظر پاکستان اور بھارت کی حکومتوں نے بھی احتیاطی اقدامات تیز کر دیئے ہیں اگرچہ پاکستان میں انتھراکس کا کوئی کیس منظر عام پر نہیں آیا تاہم بھارت کی مشرقی ریاست مغربی بنگال میں انتھراکس سے 20 جانوروں کی موت واقع ہو چکی ہے جس نے پاکستانی حکومت کو بھی حفاظتی انتظامات کرنے پر مجبور کر دیا ہے- پاکستان کے وزارت صحت کے ڈی جی نے ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے احتیاط برتنی شروع کر دی ہے- اور حکومت پاکستان کو نہ صرف حیاتیاتی ہتھیاروں سے خوف ہے بلکہ اسے یہ بھی ڈر ہے کہ دہشت گرد تنظیمیں کہیں ملک میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال نہ شروع کر دیں-

ہومیو پیتھک ادویات کی سیل اور پروموشن کیلئے مختلف شہروں میں اسامیاں جس کی تفصیل درج ذیل ہے- مکمل کوائف بمع فوٹوگراف اپنی درخواست صدر حلقہ کی تصدیق کے ہمراہ P.O. BOX 4038 لاہور پر روانہ کریں-

نمبر شمار	نام اسامی	علاقہ	تعداد اسامی	تعلیمی قابلیت	تنخواہ	دیگر مراعات
1	میڈیکل ریپ	کراچی	2	D.H.M.S یا F.A	3000	T.A. D.A
2	میڈیکل ریپ	پشاور (صوبہ سرحد)	1	D.H.M.S یا F.A	3000	T.A. D.A
3	مارکیٹنگ منیجر	گوجرانوالہ	1	D.H.M.S یا B.Sc	5000	T.A. D.A
4	مارکیٹنگ منیجر	لاہور برائے صوبہ پنجاب	1	D.H.M.S یا B.Sc	5000	T.A. D.A
5	لیڈی ڈاکٹر	لاہور	1	D.H.M.S	5000	
6	مارکیٹنگ منیجر	کراچی	1	D.H.M.S یا B.Sc.	5000	T.A. D.A
7	پروڈکٹس منیجر	لاہور	1	M.B.A	9,000	

اس کے علاوہ ملک بھر سے ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں- جو اپنی ڈویژن کے تمام شہروں اور قصبوں تک رسائی رکھتے ہوں-

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی

فرحت علی جیولرز اینڈ

زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ

فون 213158

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے- اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے- حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں- فی ڈبی (10 یوم کی دوا)-/30 روپے ڈاک خرچ 30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے- تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 211434-212434

گھریلو ملازم ادھیڑ عمر کے میاں بیوی کی ضرورت ہے

رابطہ ماڈل ٹاؤن لاہور فون 5830797

خوشخبری

ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام

بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں

46 روپے فی لیٹر دستیاب ہے

رابطہ: سمیع اللہ باجوہ نزد روف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61